3967 ـ کھانے اورصدقہ کرنے میں قربانی تقسیم کرنے کی کیفیت

سوال

میری آپ سے گزارش ہے کہ قربانی کے گوشت کوتین حصوں میں تقسیم کرنے والی کوئي حدیث ہے توبیان فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قربانی کے گوشت کوصدقہ کرنے کے بارہ میں حکم وارد ہے ، اوراسی طرح کھانے اوراسے زخیرہ کرنے کی اجازت بھی وارد ہے ۔

امام بخاری اورمسلم رحمہما اللہ تعالی نے عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں :

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورمیں عیدالاضحی آنے پردیہاتوں سے غریب لوگ جلدی جلدی مدینہ آئے تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تین دن تک گوشت رکھو اورجوباقی بچ رہے اسے صدقہ کردو ، اس کےبعد لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوکہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

لوگ اپنی قربانیوں(کے چمڑوں) سے مشکیزہ تیار کرتے اوراس کی چربی پگلاتے ہیں ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیوں ؟ وہ کہنے لگے : آپ نے قربانی کا گوشت تین سے زیادہ کھانے سے منع کردیا تھا ، تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

میں نے توتمہیں ان آنے والوں کی وجہ سے منع کیا تھا (جوغریب دیہاتی لوگ مدینہ آئے تھے) لھذا کھاؤ اورزخیرہ بھی کرو ۔

دیکھیں : صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (3643) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح کرتے ہیں ہوئے کہتے ہیں : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

(میں نے تو تمہیں ان آنے والوں کی وجہ سےروکا تھا) یہاں پران کمزور اورغریب دیہاتی لوگوں کی غمخواری کرنے کے لیے روکنا مراد ہے ،

قوله (يجملون) يا پرزبر اورميم پرزير اورپيش كے ساتھ كہا جاتا ہے جملت الدهن واجملته اجمالا اى اذبته ، يعنى ميں نے چربى پگلائي -

اورنبى صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان : (ميں نے توتمہيں ان آنےوالوں كى وجہ سے روكا تھا جوآئے تھے لھذا كھاؤ اورزخيرہ كرو اورصدقہ بھى كرو) يہ قربانى كا گوشت تين دن سے زيادہ جمع كرنے كى ممانعت ختم ہونے كى صراحت ہے ، اوراس ميں كچھ گوشت صدقہ كرنے اوركھانے كا بھى حكم ہے -

اورقربانى كے گوشت كے صدقے كے بارہ ميں يہ ہے كہ جب قربانى نفلى ہو ہمارے اصحاب كے نزديک صحيح يہى ہے كہ اس كے گوشت ميں سے صدقہ كرنا واجب ہے كيونكہ اس پراس كے نام كا وقوع ہوتا ہے ، اورمستحب يہ ہے كہ اس كا اكثرگوشت صدقہ كرديا جائے -

ان كا كہنا ہے : اوركم ازكم كمال يہ ہے كہ ايک تہائي كھائے اورايک تہائي صدقہ كرے اورايک تہائي ھديہ دے ، اوراس ميں ايک قول يہ بھى ہےكہ نصف كھائے اورنصف صدقہ كردے ، اوريہ استحباب ميں ادنى قدر كے خلاف ہے ، ليكن كافى ہونے كے اعتبار سے يہ ہے كہ اتنا گوشت صدقہ كرنا جس پراسم صدقہ بولا جاتا ہے جيسا كہ ہم بيان بھى كرچكے ہيں -

اوراس گوشت كوكھانا مستحب ہے نہ كہ واجب ، اورجمہورعلماء كرام نے فرمان بارى تعالى ميں امركومندوب يا مباح كے معنى ميں ليا ہے اورپھريہ حظر كے بعد واقع ہوا ہے

فرمان بارى تعالى ہے : لھذا اس ميں سے كھاؤ -انتھى -

اورامام مالک رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

خود كھانے اورصدقہ كرنے اورفقراء مساكين كوكھانے كى كوئي حد مقرر نہيں اگروہ چاہے توفقراء ومساكين اورغنى لوگوں كو پكا كركھلائے يا انہيں كچا گوشت ہى دے دے - ديكھيں : الكافى (1 / 424) -

اورشافعيہ كہتے ہيں :

گوشت كا اكثر حصہ صدقہ كرنا مستحب ہے ، وہ كہتے ہيں : كم ازكم كمال يہ ہے كہ ايک تہائي كھائے اورايک تہائي صدقہ كرے اورايک تہائي ھديہ دے ، اوروہ كہتے ہيں : نصف بھى كھانا جائز ہے ، اورصحيح يہ ہے كہ اس كا كچھ حص صدقہ كرنا چاہيے - ديكھيں : نيل الاوطار (5 /145) اورالسراج الوھاج (563)

اورامام احمد رحمہ اللہ تعالى كہتےہيں:

ہم عبداللہ بن عباس رضي اللہ تعالی عنہما کی حدیث کا مذہب رکھتے ہیں جس میں ہے (وہ خود ایک تہائي کھائے اورایک تہائي جسے چاہے کھلائے ، اورایک تہائي مساکین وغرباء پرتقسیم کردے) ۔

اسے ابوموسی اصفہانی نے الوظائف میں روایت کیا ہے اوراسے حسن کہا ہے ، اورابن مسعود ، ابن عمررضي اللہ تعالی عنہم کا قول بھی یہی ہے ، اورصحابہ کرام میں سے کوئي ان دونوں کا مخالف نہیں ۔

دیکھیں : المغنی (8 / 632) ۔

قربانی کے گوشت میں صدقہ کرنے کی واجب مقدار کے بارہ میں اختلاف کاسبب روایات میں اختلاف ہے :

کچھ روایات میں تو معین نسبت کی تعیین ہی نہیں کی گئي مثلا بریدہ رضي اللہ تعالی عنہ کی حدیث جس میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کوتین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تا کہ جس کے پاس ہے اسے دے جس کے پاس نہیں ، لھذاتم بھی کھاؤ اوردوسروں کوبھی کھلاؤ اورجمع کرو) ۔

دیکھیں : سنن ترمذی حدیث نمبر (1430) امام ترمذي رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن صحیح کہا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اوردوسرے اہل علم کا علم بھی اسی پر ہے ۔

واللہ اعلم .